کشتِ نَو

2018-19

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ

بابائے قوم

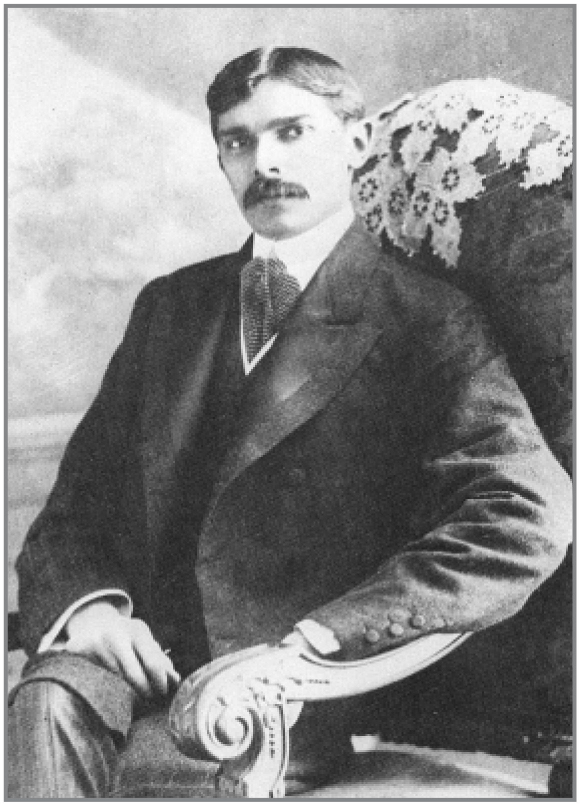

” آپ کو یاد ہوگا، میں نے اکثر اسی امر پر زور دیا ہے کہ دشمن آپ سے آئے دن ہنگاموں میں شرکت کی توقع رکھتا ہے۔ آپ کا اولین فرض علم کا حصول ہے جو آپ کی ذات، والدین اور پوری قوم کی جانب سے آپ پر عائد ہوتا ہے۔ آپ جب تک طالب علم رہیں اپنی توجہ صرف تعلیم کی طرف مرکوز رکھیں۔ اگر آپ نے اپنا طالب علمی کا قیمتی وقت غیر تعلیمی سرگرمیوں میں ضائع کر دیا تو یہ کھویا ہوا وقت کبھی لوٹ کر نہیں آئے گا“۔

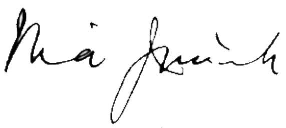

(محمد علی جناحؒ)

ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ

مفکّرِ ملّت

کیوں زیاں کار بنوں، سُود فراموش رہوں
فکرِ فردا نہ کروں محوِ غمِ دوش رہوں
نالے بُلبل کے سُنوں اور ہمہ تن گوش رہوں
ہم نَوا مَیں بھی کوئی گُل ہوں کہ خاموش رہوں

بُوئے گُل لے گئی بیرونِ چمن رازِ چمن
کیا قیامت ہے کہ خود پھُول ہیں غمّازِ چمن!
عہدِ گُل ختم ہوا، ٹُوٹ گیا سازِ چمن
اُڑ گئے ڈالیوں سے زمزمہ پردازِ چمن
ایک بُلبل ہے کہ ہے محوِ ترنّم اب تک
اس کے سینے میں ہے نغموں کا تلاطم اب تک

سردار عثمان احمد خاں بزدار

گورنر پنجاب/چانسلر

چودھری محمد سرور

وزیرِ اعلیٰ پنجاب

پروفیسر ڈاکٹر محمد ظفر اقبال

وائس چانسلر

پروفیسر ڈاکٹر شہزاد مقصود احمد بسراء

کنوینر، کشتِ نو/
انچارج، دفترکتب و رسائل و جرائدِ جامعہ

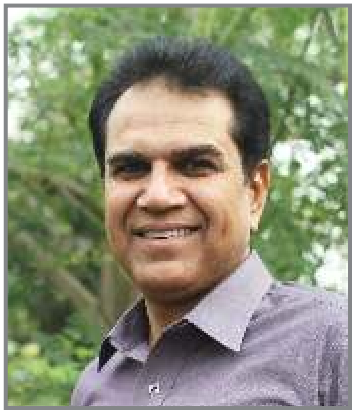

حرفِ اوّل

پروفیسر ڈاکٹر شہزاد مقصود احمد بسراء

کنوینر، کشتِ نو/

انچارج، دفترکتب و رسائل وجرائدِ جامعہ

انسان روٹی، کپڑا اور مکان جیسی بنیادی ضروریات کو پوری کرنے کے علاوہ اظہار اور پہچان بھی چاہتا ہے۔شاید یہ انسانی جبلت ہے۔ایک چھوٹا سا بچہ بھی الگ فرمائش یا ضد کرتا ہے تو توجہ حاصل کرنے کے لیے۔جیسے جیسے بڑا ہوتا ہے ساتھ ہی یہ جذبہ بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔کوئی اپنے خدوخال اور جسمانی ساخت کو مزید نمایاں کر کے توجہ حاصل کرتا ہے اور خود کو منواتا ہے تو جس کے پاس اِن کی قدرے کمی ہوتی ہے وہ دیگر صلاحیتیں اُجاگر کر کے اپنی معاشرے میں پہچان کروانے کی تگ ودو کرتا ہے۔جس کے پاس یہ کچھ دستیاب نہیں وہ خود کو ضدی بنا کر دوسروں کو تنگ کر کے اپنی پہچان کروالیتا ہے۔انسان جب بہت پیسہ بھی کمالیتا ہے اور جب دنیا کی ہر ضرورت اور آسائش دسترس میں آجاتی ہے تو وہ پیسہ پانی کی طرح بہا کر اپنی شناخت کرواتا ہے۔جیسے کوئی سرمایہ کار جس کا شعروسخن سے دور دور تک کا کوئی تعلق نہیں ہوتا وہ شہر میں ادبی محافل کی اس شرط پہ مالی معاونت کرتے ہیں کہ ان کو سٹیج پر بٹھایا جائے۔کوئی الیکشن لڑکر، کوئی عوامی مقامات پر تقاریب کرتے اپنی پہچان کے چکر میں ہے۔کوئی صرف سوشل میڈیا پر، کوئی دیکھے نہ دیکھے میں خود اپنے آپ کو دیکھ لوں گا۔

قدرت نے کچھ انسانوں میں اضافی خوبیاں عطا کر رکھی ہوئی ہیں اور کچھ خوش قسمت اُن کے سہارے شہرت کی بلندیوں پہ پہنچ جاتے ہیں جیسے اداکار، گلوکار، ادیب، شاعر، مصور وغیرہ۔یہ سب اپنی پہچان کے ذرائع ہیں۔

سخنوری یا شعروادب اس سلسلے کی ایک نہایت اہم کڑی ہے۔اس کے اظہار کے لیے اب سوشل میڈیا ایک مفت اور آسان ذریعہ ہے مگر ادبی مجلّے ہی اس صلاحیت کو جلا بخشتے ہیں اور جامعات کے مجلّے طلبہ کے لیے ایک نعمت سے کم نہیں۔کشتِ نو جامعہ زرعیہ کے طلبہ کو اپنی ادبی صلاحیتوں کو منوانے کے لیے ایک بہترین پلیٹ فارم ہے۔

اداریہ

رابعہ لطیف

(مدیرِ اعلیٰ)

آدم سانس اور اظہار سے عبارت ہے خواہ وہ چلا کر اپنی منوالے یا رو کر سب کو متوجہ کرلے۔لفظوں کا جوڑ توڑ قرطاس پہ بکھیر دے یا رنگوں کو سفیدی پر غالب کرے اور دھنک کے رنگ جب ادب کے ہوں جس کی ایک ایک پرت کھولتے جائیں تو ہر رنگ ایک نئی جہت اختیار کرتا چلا جائے۔لٹریچر میں ہر صنف کا اپنا ایک انداز اور ہر زبان کا ایک منفرد ذائقہ ہے اور اِس ذائقے کو تخلیق کرنا اور ذہن کے پردے پر حروف کو گوندھ کر ایک تحریر کو جنم دینا ایک لکھاری کا ہُنر ہے گویا سوچ کے اظہار میں لفظوں نے کڑی سے کڑی ملائی تو تخلیق کار کے چاک پر ایک تحریر نے جنم لیا جس کی آبیاری کرنا ایک قاری کا ذوق ہے۔کہیں پڑھا تھا کہ جو لوگ بولتے نہیں، جو لکھتے نہیں اور جو پینٹ نہیں کرتے ، مجھے نہیں پتا کہ وہ اپنے اندر کی گُھٹن کو کیسے کم کرتے ہیں۔لٹریچر کی ایک خاصیت ہے کہ یہ اپنے پڑھنے والوں کو پہچان لیتا ہے اور اِس کی رسائی ہمیشہ اُنہی تک ہوتی ہے جو اِسے جانتے ہیں اور جو سمجھتے ہیں اور عام آدمی کے لیے ایسی تخلیق صرف اور صرف کالے صفحات ہی ہوتی ہے جن کے لیے فقط یہی کہا جا سکتا ہے کہ

کاغذ کی یہ مہک ، یہ نشہ روٹھنے کو ہے
یہ آخری صدی ہے کتابوں سے عشق کی

جامعہ زرعیہ فیصل آباد اپنی روایات اور ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کئی دہائیوں سے ایک ادبی مجلّے کا اہتمام کر رہی ہے تاکہ سائنسی فضا میں رہتے ہوئے اپنے ذہن کے ساتھ ساتھ طلبہ اپنے احساسات کو بھی پروان چڑھا سکیں۔اس میں جامعہ کے طلبہ کی کاوشوں کے ساتھ ساتھ اساتذہ کی تحریروں کا رنگ بھی شامل کیا گیا ہے اور نامور لکھاریوں کے انتخاب سے اِن رنگوں کو پُختہ کیا گیا ہے۔ بلا شبہ تنقید اور تعریف ایک لکھنے والے کی ادبی بھوک کا سامان کرتی ہے لیکن یاد رہے کہ اِس شمارے میں اُن طلبہ کی تحریروں کو شامل کیا گیا ہے جو خالصتاً سائنس کے شعبے سے وابستہ ہیں اور بغیر کسی شاگردی کے فن پارے تشکیل دے رہے ہیں۔اس کے باوجود چند تحریریں ایسی ضرور ہوں گی جن کو آپ پڑھیں گے تو وہ وقت گزرنے کے احساس سے آپ کو عاری کر دیں گی۔ یوسفی صاحب لکھتے ہیں"ایک دورِ قدغن ایسا بھی گزرا ہے جب آرٹ میں برملا اظہار و ابلاغ پر بزرگ ناک بھوں ہی نہیں، بلکہ آستینیں بھی چڑھا لیتے تھے۔ یہ کوئی مَنی پلانٹ نہیں جو بغیر زمین، بغیر بیج، بغیر کھاد، بغیر جڑ اور بغیر دیکھ ریکھ اپنے آپ ہی بڑھتا اور پھیلتا رہتا ہے۔" اِسی طرح اِس شمارے میں تمام قارئین کے جذبات و احساسات کا خیال رکھا گیا ہے جس میں کہی اَن کہی کی طرح کُچھ باتیں اپنے اظہار میں آزاد ہیں اور کہیں خیالات کا پاس رکھا گیا ہے اور جیسے رنگ باتیں کریں اور باتوں سے خوشبو آئے ، بالکل ویسے ہی تمام تحریروں کی مہک آپ تک ضرور پہنچے گی۔

کِشتِ نَو کے موجودہ شمارے کے لیے پروفیسر ڈاکٹر شہزاد بسراء (کنوینئر کِشتِ نَو)، ڈاکٹر شوکت علی (سیکریٹری کشتِ نَو و استعارہ) اور سیّد قمر الدین بخاری (ڈپٹی رجسٹرار پی آر پی) کے ساتھ ساتھ میری ادارتی ٹیم نے میرا ساتھ دیا جس میں اُسامہ سرور، حمزہ طارق، بلال خالد اور زید انور سرِ فہرست ہیں۔اس کتاب کے لیے بہت سے لوگ مبارک باد کے حق دار ہیں لیکن میری شکر گزاری صرف ان چند لوگوں کے لیے ہے جنہوں نے اس سفر میں ذہنی طور پر میرا ساتھ دیا اور ہر چھوٹے سے چھوٹے بار کو اٹھانے کے لیے ہمیشہ خود ہاتھ بڑھایا۔اسی لیے شاید شاعر نے کہا ہے کہ

یہ نہیں دیکھتے کتنی ہے ریاضت کس کی
لوگ آسان سمجھ لیتے ہیں آسانی کو

اسی طرح دو سو صفحات پر مشتمل یہ میگزین بے شمار واقعات اپنے اندر سموئے ہوئے ہے لیکن اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اِسے ایک کتاب بناتے ہیں یا ایک صرف دو سو صفحات کی ایک جِلد مانتے ہیں لہٰذا ادب سے اپنا رشتہ جوڑیئے اور تحریر کا احترام کیجیے کیوں کہ یہ ادب کی محفل ہے جو ادب مانگتی ہے۔خوش رہیے اور بس رہے نام اللہ۔۔۔!!

مجلسِ مشاورت

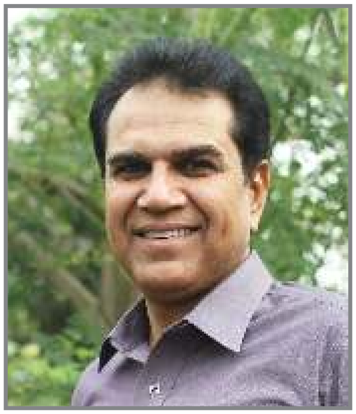

پروفیسر ڈاکٹر شہزاد مقصود احمد بسراء (کنوینر)

ڈاکٹر امیر بی بی (ممبر)

ڈاکٹر ثمر عباس نقوی (ممبر)

سید قمر الدین بخاری (ممبر)

ڈاکٹر شوکت علی (سیکریٹری)

مجلسِ ادارت

رابعہ لطیف (مدیراعلیٰ)

زیدانور خان (جوائنٹ ایڈیٹر)

بلال خالد (جوائنٹ ایڈیٹر)

اسامہ سرور (جوائنٹ ایڈیٹر)

حمزہ طارق (میڈیا کوارڈینیٹر)

عمارہ اشرف (ممبر)

کائنات انور (ممبر)

فہرست

11	شمشیر و سناں اوّل	(حمد و نعت)
15	سرگزشتِ آدمؑ	(اُردو مضامین)
31	خواہشوں کے جگنو	(افسانے)
55	مجلسِ سخن نواز	(انٹرویوز)
69	نوائے سروش	(حصہ شاعری)
77	بات کا بتنگڑ	(سروے)
87	مٹّی دی خشبو	(حصہ پنجابی)
101	ساڈی بیٹھک	(انٹرویوز)
113	ترنجن	(پنجابی شاعری)
117	اِٹ کھڑکّا	(پنجابی سروے)